فتویٰ نمبر:[۵۵۸] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۴/۰۷/۲۹]

سوال

بینک میں پیسے رکھ کر منافع لینا کیسا ہے؟ نیز مروجہ اسلامک بینکنگ جائز ہے یا حرام ہے؟ مفتی تقی عثمانی صاحب نے اسکے جواز کا فتوی دیا ہے، اسکے متعلق بھی رہنمائی فرمادیں۔

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

کسی بھی چیز کیساتھ اسلامی یا غیر اسلامی کا سابقہ یا لاحقہ لگانے سے وہ چیز اسلامی یا غیر اسلامی نہیں ہو جاتی، بلکہ اس کے لیے دیکھنا پڑے گا کہ اسکے اندر اسلامی اصول و قوانین بھی لاگو ہیں یا نہیں؟!

آج تک کوئی بھی بینک نہیں دیکھا بھلا اس نے ساتھ اسلامی کا سابقہ لاحقہ ہی کیوں نہ لگایا ہو جو اپنے تمام معاملات بلا سود کرتا ہو۔

کیونکہ سارے کے سارے بینکوں کا تعلق ورلڈ بینک کے ساتھ ہے، جس کے نظام کی بنیاد ہی سود پر ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه". [البقرة:۲۷۸،۲۷۹]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے آگاہ ہو جاؤ“۔

اور حدیث میں آتا ہے:

"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ".[ابوداؤد:۱۲۰۶]

”رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، سود دینے والے، اس کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر لعنت بھیجی ہے“۔

موجودہ بینکاری نظام سارا ہی سودی نظام ہے اور یہ اسلامی وغیرہ کا لیبل لگا کر محض جھانسا دیا جاتا ہے کہ اس میں کسی قسم کا سود نہیں ہے، لہٰذا ان کے ذریعے کسی بھی قسم کے لین دین کے معاملات کرنا جائز نہیں ہے۔

حال ہی میں دیوبند مکتبہ فکر کے ایک جید عالم دین مفتی تقی عثمانی صاحب کی طرف سے اسلامک بینکاری خصوصا بینک میں پیسہ رکھ کر منافع لینے کے حوالے سے جواز کا فتوی آیا ہے، لیکن ان کی مخالفت انکے اپنے مکتبہ فکر کے ہی دیگر جید علماء اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے محققین و مفتیان نے کی ہے۔ جس میں انہوں نے روایتی بینکاری اور مروجہ اسلامی بینکاری کے عدم جواز کا فتوی دیا ہے۔ اور واضح طور پر لکھا ہے کہ 'ملک کے بیشتر علمائے کرام متفقہ طور پر اسلام کی طرف منسوب بینکاری کے نظام کو مروجہ سودی نظام کا ہی ایک حصہ قرار دے کر اس کے عدم جواز کا فتویٰ صادر کر چکے ہیں'۔ مزید فرماتے ہیں:

'مروجہ اسلامی بینکاری کو سودی نظام کا حصہ قرار دینے اور عدم جواز کی بنیادی طور پر دو وجوہات ہیں:

۱۔ مروجہ اسلامی بینکاری کے لیے جو فقہی بنیادیں جن شرائط کے ساتھ فراہم کی گئی تھیں عملی طور پر مروجہ اسلامی بینکاری کا نظام ان فراہم کردہ بنیادوں پر نہیں چل رہا۔

۲۔ دوسری بنیادی وجہ یہ ہے کہ جن فقہی بنیادوں پر مذکورہ نظام کو قائم کیا گیا وہ بنیادیں اور اصطلاحات بھی سقم سے خالی نہیں ہیں'۔ [دارالافتاء بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: ۱۴۴۳۶۰۹۲۰۰۰۴۳ بتصرف واختصار]

خلاصہ یہ ہے کہ مروجہ اسلامی بینکاری بھی روایتی سودی بینکاری کی طرح سود سے پاک نہیں ہے، لہذا جس طرح اہلِ اسلام عام سودی اداروں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں، اسی طرح مروجہ اسلامی بینکاری سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔

مروجہ اسلامی بینکاری کے حوالے سے مزید تفصیل اور وضاحت کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

سہ ماہی البیان، کراچی کا 'معیشت و تجارت اور مروجہ اسلامی بینکاری' نمبر' اشاعت کردہ جنوری-جون ۲۰۱۳ء۔

دورِ حاضر کے مالی معاملات اور ان کا شرعی حکم از حافظ ذوالفقار حفظہ اللہ۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحنان سامرودی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
ULAMA FATWA COUNCIL